

3364- بالوں کی کنگ کی اشکال

سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی شکل کیا تھی، اور حرام اشکال کون سی ہیں؟

پسندیدہ جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے وصف کے متعلق کئی ایک احادیث وارد ہیں اور ان میں کئی اوصاف بیان ہوتے ہیں :

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ تو بالکل گھنٹگریا لے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قوم میں درمیانہ قد تھے، نہ تو طولی اور نہ ہی پھوٹے قد کے مالک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غلبی تھا، نہ تو بالکل چمکتا ہوا سفید تھا، اور نہ ہی شدید گندمی تھا، نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بالکل گھنٹگریا لے تھے، اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا نزول ہوا تھا آپ کی عمر چالیس برس تھی...."

صحیح بخاری حدیث نمبر (3354) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

امحق : شدید سفیدی کو کہتے ہیں۔

آدم : شدید گندمی رنگ کو کہتے ہیں۔

2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کانوں کی لوٹک پیغز رہے ہوتے تھے۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ درمیانہ قد کے مالک تھے، اور آپ کی کمر مبارک سے اوپر کندھوں کا درمیانی حصہ چوڑا تھا، آپ کے بال کانوں کی لوٹک پیغز رہے ہوتے، میں نے انہیں سرخ جوڑے میں دیکھا تو ان سے کوئی اور زیادہ چیز خوبصورت نہ دیکھی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3358) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

3- اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں تک پیغز جاتے تھے۔

ابوقاتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی تھے جن کے بال نہ تو بالکل گھنٹگریا لے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، اور بال آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5565) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

اور روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں کو چھور ہے ہوتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5563) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اس سے چھوٹے ہوتے، یہ سب حالات پر معمول ہے، اور ہر صحابی نے جو دیکھا وہی بیان کر دیا۔

4- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے بالوں کو خناب لگایا کرتے تھے۔

عثمان بن عبد اللہ موحسب بیان کرتے ہیں کہ میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایک بال نکالا جو کہ خناب شدہ تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5558).

اور ایک روایت میں یہ الفاظ رازمیہ ہیں :

"مندی اور کتم کے ساتھ رنگے ہوتے تھے"

مسند احمد حدیث نمبر (25328).

الکتم : ایک بوٹی ہے جس کو مندی میں ملا کر بال رنگے جاتے ہیں، اور اس سے سیاہی اور سرفی کا درمیانہ رنگ بن جاتا ہے۔

ویکھیں : عون المبود حدیث نمبر (4205) کی شرح.

5- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی ماہنگ نکالا کرتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کا سدل کیا کرتے تھے، اور مشرک اپنے سروں کی ماہنگ نکالا کرتے تھے، اور اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کا سدل کیا کرتے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند کرتے جب تک کہ اس میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا، اور پھر بعد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بالوں کی ماہنگ نکالنا شروع کر دی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3365) صحیح مسلم حدیث نمبر (2336).

حدیث میں وارد الفاظ کے معانی :

"السل" بالپیشانی پڑھنا۔

الفرق: سر کے درمیان سے بالوں کو ایک دوسرے علیحدہ یعنی دائیں بائیں کرنا۔

علماء کرام نے اس حدیث پر صحیح و تحقیق کی جس کا خلاصہ امام نووی کے درج ذیل قول میں ہے:

"حاصل یہ ہوا کہ: صحیح اور مختار یہ ہے کہ سدل اور فرق دونوں جائز ہیں، لیکن فرق یعنی مانگ نکالنا افضل ہے"

دیکھیں: شرح مسلم نووی (90/15).

6- اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابو داع کیا تو آپ نے اپنے سر کے بالوں کی تلبید کی ہوئی تھی۔

اور تلبید یہ ہے کہ: بالوں کو کوئی جوڑنے والی (چپکانے والی) چیز لے کر ایک دوسرے کے ساتھ چپکا دیا جائے، تاکہ بال اکٹھے رہیں اور گندے ہونے سے بچے رہیں اور انہیں دھونے کی ضرورت پیش نہ آئے، اس لیے کہ یہ احرام والے شخص کے لیے آسان ہے، خاص کر پہلے دور میں تو سفر وغیرہ کی صعوبتوں کی بنا پر احرام والے شخص کو پانی کی قلت اور گرد و غبار کا بہت زیادہ سامنا کرنا پڑتا تھا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بال تلبید کیے ہوئے تلبید کرنے کے ہوئے دیکھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5570) صحیح مسلم حدیث نمبر (1184).

الاھلal: او پنج آواز سے تلبید کرنے کو کہتے ہیں۔

7- اور بعض اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی کئی ایک چیز بنا لیا کرتے تھے، خاص کر سفر میں تاکہ گرد و غبار سے محفوظ رہ سکیں۔

ام حانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے سر کے بالوں کی چار چیزیں کی ہوئی تھیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1781) سنن ابو داود حدیث نمبر (4191) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3631).

اور ابن ماجہ میں یعنی: الصفار کے لفظ میں اور اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (10/360) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور بالوں کی حرام اشکال کئی ایک امور میں جمع ہیں، جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1- المقرع:

یعنی سر کے کچھ بال مونڈا اور کچھ رہنے دینا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے القزع یعنی سر کے کچھ بال موئذن نے اور کچھ ترک کرنے سے منع فرمایا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5466) صحیح مسلم حدیث نمبر (3959).

حدیث کے ایک راوی نے القزع کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ : بچے کے سر کے کچھ بال موئذن دینا اور کچھ نہ موئذن دینا۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"سر کے کچھ بال موئذن دینا اور کچھ رہنے دینے کے کئی مرتبے ہیں :

سب سے شدید یہ ہے کہ سر کا درمیان والا حصہ موئڈ دیا جائے اور اطراف کو نہ موئڈ جائے، جیسا کہ یسائی پادری کرتے ہیں۔

اور اس سے ملحوظ یہ قسم بھی ہے کہ سر کی اطراف اور جانب سے بال موئڈ دیے جائیں اور درمیان کا حصہ رہنے دیا جائے، جیسا کہ بہت سارے بے وقوف اور اخلاق سے گرے ہوئے گندے لوگ کرتے ہیں۔

اور اس سے ملحوظ یہ بھی ہے کہ سر کا اگلہ حصہ موئڈ دیا جائے اور پچھلا حصہ رہنے دیا جائے۔

یہ تینوں صورتیں القزع میں شامل ہوتی ہیں جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور بعض ایک دوسرے سے زیادہ قبیح ہیں"

دیکھیں : احکام احل الذمۃ (3/1294).

2- کفار یا فاسقین کے لوگوں سے مشابہت اختیار کرنا۔

اس کی بہت ساری اشکال میں، کچھ تو القزع میں داخل ہوتی ہیں مثلاً میرین کٹ اس طرح بال بنوانے جائز نہیں اس کے دو سبب میں، ایک تو یہ القزع میں شامل ہوتا ہے، اور دوسرے اکفار سے مشابہت ہوتی ہے، اور بعض شکلیں ایسی ہیں جس میں القزع تو نہیں لیکن اس میں کفار سے مشابہت ضرور ہوتی ہے، اور یہ کفار کے ساتھ مخصوص ہیں، مثلاً کچھ بال کھڑے رکھنے، اور باقی کو لٹکا دینا یا اس طرح کی اور اشکال۔

چنانچہ جو بال کٹوانے کی اشکال کفار یا فاسقین کے افراد کے ساتھ مخصوص ہیں مسلمان شخص کے لیے اس طرح کے بال کٹوانے جائز نہیں، کیونکہ اس میں مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4031) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (10/171) میں اور شیخ الاسلام نے اقتداء الصراط المستقیم صفحہ (82) میں اس حدیث کی سند کو جید قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اس حدیث کی کم از کم حالت یہ ہے کہ کفار سے مشابہت کی بناء پر تحریم کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ اس حدیث کا ظاہر کفار سے مشابہت اختیار کرنے والے کے کفر کا مقتضی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

﴿وَرَجُوكُنَّ بِهِ تِمَّ مِنْ سَعَةِ الْأَنْوَافِ مِنْ سَعَةِ هُنَافِرِ﴾.

دیکھیں: اقتداء الصراط المستقيم (83).

اخلاق سے گرے ہونے غلط قسم کے لوگوں سے مشابہت:

یہ وہ اشکال ہیں جو بعض بے وقوف اور سافل قسم کے لوگ اختیار کرتے ہیں، اور ہو سکتا ہے یہ بھی مندرجہ بالا مذکورہ اقسام میں داخل ہوں۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (14051) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔